LANDMINE & CLUSTER MUNITION

MONITOR

**Pakistan Country Profile**

# اظہار تشکر

ہم عالمی لینڈ مائن اور کلسٹر میونیشن 2010 کی پاکستان کی رپورٹ کو پیش کرتے ہوئے خوشی محسوس کر رہے ہیں۔ یہ رپورٹ 2010 کے دوران پاکستان میں بارودی سرنگوں اور کلسٹر میونیشن پر پابندی کی پالیسی، پیداوار، ترسیل، ذخیرہ اندوزی، غیر ریاستی مسلح گروہوں، بارودی سرنگوں، جنگ کے بعدرہ جانیوالی دھماکہ خیز باقیات، مائن ایکشن پروگرام، باوردی سرنگوں سے خطرات کی آگاہی، بارودی سرنگوں اوران پھٹے اسلحے اور آتش گیر مادوں میں اختراع کے ذریعے تیار کیے گئے گولہ بارود اور ہتھیاروں کے حادثات، بارودی سرنگوں کے متاثرین کی امداد ومعانت اور معذور افراد کے لئے بنائی جانے والی پالیسی اور اسکے عملی نفاذ میں ہونے والی پیش رفت کی تفصیلات کا احاطہ کرتی ہے۔

2010 کی پاکستان کی رپورٹ کے لیے تحقیق اور رپورٹنگ دو تنظیموں کمیونٹی اپریزل اینڈ موٹیوشن پروگرام (CAMP) اور سسٹینبل پیس اینڈ ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن (SPADO) نے کی ہے۔ ہم ان تمام افراد، غیر سرکاری اور بین الاقوامی تنظیموں، مائن ایکشن اور کلسٹر میونیشن میں کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیموں، صحافی حضرات اور سرکاری عہدیداروں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اہم معلومات فراہم کیں۔ ہم اپنے سٹاف کے بھی شکر گزار ہیں جنھوں نے اس تحقیق کے کام کے لیے معاونت فراہم کی۔

آخر میں ہم آئی سی بی ایل (International Campaign to Ban Landmines - ICBL) کے شکر گزار ہیں جنھوں نے لینڈ مائن اور کلسٹر میونیشن کی پاکستان کی اس رپورٹ کے ترجمہ اور چھپائی کے لئے معاونت کی اور ہمیں موقع فراہم کیا کہ دنیا سے بارودی سرنگوں اور کلسٹر میونیشن کے خاتمے کی کوشش میں حصّہ لیں۔

All translations of Landmine Monitor research products and media materials are for informational purposes. In case of discrepancy between the English text and any translation, the English text shall prevail.
Full report available: http://www.the-monitor.org/index.php/cp/PK/2010

LANDMINE & CLUSTER MUNITION
MONITOR
**Pakistan Country Profile**

# بارودی سرنگوں پر پابندی کی پالیسی کا جائزہ

| | |
|---|---|
| بارودی سرنگوں پر پابندی کے معاہدے کی حیثیت | معاہدے کا فریق نہیں |
| پابندی کے حق میں رائے شماری کا ریکارڈ | پہلے کی طرح دسمبر 2009 میں آرٹیکل B4/65 پر عمل |
| بارودی سرنگوں پر پابندی سے متعلقہ اجلاس میں شرکت | دوسری جائزہ کانفرنس منعقدہ نومبر، دسمبر 2009 میں حصہ نہیں لیا نہ ہی قائمہ کمیٹی کی میٹنگوں میں |

# بارودی سرنگوں پر پابندی کی پالیسی

اسلامی جمہوریہ پاکستان بارودی سرنگوں پر پابندی کا فریق نہیں۔ پاکستان نے بار بار بیان دیا ہے کہ "پاکستان انسان کش بارودی سرنگوں پر پابندی کے غیر امتیازی عالمی قانون کی اس حد تک پاسداری کرے گا جس سے اس کے ریاستی دفاع کے تقاضے متاثر نہ ہوں۔ ہماری سلامتی اور طویل سرحدیں جو کسی قدرتی رکاوٹ نہ ہونے کی وجہ سے غیر محفوظ ہیں، اس امر کا تقاضا کرتی ہیں کہ بارودی سرنگوں کے استعمال کو اپنے ذاتی دفاع کی حکمت عملی کا حصہ بنایا جائے۔ درحقیقت پاکستان انسان کش بارودی سرنگوں پر مکمل پابندی کے مطالبات کو اس وقت تک مکمل طور پر تسلیم نہیں کر سکتا جب تک کہ پائیدار متبادل حکمت عملی موجود نہ ہو"۔

نومبر 2009 میں پاکستان نے اپنے موقف کو دہرایا کہ اگر روایتی ہتھیاروں کے کنونشن کے ترمیم شدہ پروٹوکول II کو مکمل طور پر نافذ کیا جائے تو بارودی سرنگوں کی وجہ سے انسانیت کو لاحق خدشات کا ازالہ کیا جا سکتا ہے اور یہ کہ یہ قانون انسانی سلامتی اور سیکورٹی کی ضروریات کے درمیان توازن قائم کرتا ہے۔

پاکستان نے نومبر-دسمبر 2009 میں کارٹگینا (Cartagena) کولمبیا میں بارودی سرنگوں پر معاہدے کی دوسری بین الاقوامی نظر ثانی کانفرنس میں شرکت نہیں کی۔ اگرچہ نومبر 2008 میں پاکستان نے رکن ممالک

All translations of Landmine Monitor research products and media materials are for informational purposes. In case of discrepancy between the English text and any translation, the English text shall prevail.
Full report available: http://www.the-monitor.org/index.php/cp/PK/2010

(State Parties) کے نویں اجلاس میں بحثیت مبصر شرکت کی۔ پاکستان نے 2002 سے اب تک مجلس قائمہ کے کسی اجلاس میں شرکت نہیں کی۔

2 دسمبر 2009 کو پاکستان نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں بارودی سرنگوں پر عالمی پابندی کے لئے پیش کی جانے والی قرارداد 64/56 کے لئے ہونے والی رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ اور ماضی میں بھی اس معاہدے کے حق میں پیش ہونے والی جنرل اسمبلی کی دیگر قراداوں پر رائے شماری سے اجتناب کیا۔

پاکستان CCW اور اس کے ترمیم شدہ آرٹیکل II اور جنگ کے بعد رہ جانے والے دھماکہ خیز مواد کے پروٹوکول V کا فریق ہے۔ اپریل 2010 میں پاکستان نے پروٹوکول V کے تحت دسویں ٹرانسپر ینسی رپورٹ جمع کرائی مگر 2008 سے اس نے ترمیم شدہ پروٹوکول II کے تحت آرٹیکل 13 کی رپورٹ جمع نہیں کروائی۔

## استعمال

وفاق کے زیرانتظام قبائلی علاقوں اور شمالی مغربی سرحدی صوبے FATA کے مختلف حصوں اور صوبہ بلوچستان میں پاک فوج اور سیکورٹی فورسز پاکستانی طالبان، القائدہ اور بلوچ مزاحمت کاروں کے ساتھ برسرپیکار رہے۔ مقامی آبادیوں میں عام تاثر یہ پایا جاتا ہے کہ پاکستانی افواج نے ان متنازعہ علاقوں میں اپنی بیس اور چوکیوں کے دفاع کے لئے بارودی سرنگیں بچھائی ہوئی ہیں تاہم کوئی بھی لینڈ مائن اور کلسٹر میونیشن مانیٹر کو اس بارے میں تفصیلات فراہم نہیں کرسکا۔ مزید یہ کہ 2009 اور 2010 کے دوران مانیٹر کو میڈیا میں نشر ہونے والے الزامات کے بارے میں کوئی شواہد نہیں ملے کہ جن سے پتہ چلتا ہو کہ پاکستانی افواج یا سیکورٹی فورسز نے بارودی سرنگوں کا استعمال کیا یا نہیں۔

باردی سرنگوں کے آخری بار استعمال کی مصدقہ اطلاعات دسمبر 2001 اور 2002 تک کی ہیں جب پاکستان نے بھارت کے ساتھ کشیدگی بڑھنے کے بعد مشترکہ سرحد پر وسیع مقدار میں انسان کش بارودی سرنگیں پھیلائیں۔ پاکستان نے کشمیری علاقے میں کنٹرول لائن کے بعض علاقوں کے ساتھ مستقل طور پر انسان کش بارودی سرنگیں بچھا رکھیں ہیں۔

All translations of Landmine Monitor research products and media materials are for informational purposes. In case of discrepancy between the English text and any translation, the English text shall prevail.
Full report available: http://www.the-monitor.org/index.php/cp/PK/2010

# پیداوار منتقلی اور ذخیرہ اندوزی

پاکستان ان چند ایک ممالک میں سے ہے جو اب تک انسان کش بارودی سرنگوں کی پیداوار کر رہے ہیں۔ جنوری 1997 سے پاکستان Ordnance فیکٹریز نے CCW کے ترمیم شدہ پروٹوکول II تقاضوں کے تحت ہاتھ سے نصب کی جانے والی قابل شناخت بارودی سرنگیں بنا رہا ہے۔ 2007 میں پاکستان نے رپورٹ میں کہا تھا کہ اُس نے Amended Protocol II کے تقاضوں کے مطابق خودبخود ناکارہ یا غیر مؤثر ہو جانے کی صلاحیت کے حامل بارودی سرنگوں کو اپنی آئندہ کی پیداوار میں شامل کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ مذکورہ بالا پروٹوکول اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ فاصلے سے نصب کی جانے والی بارودی سرنگیں خودبخود ناکارہ یا خود بخود غیر موثر ہو جانے کی خصوصیات سے آراستہ ہوں۔ 2002 میں پاکستان نے رپورٹ کیا ہے کہ وہ انسان کش بارودی سرنگوں کو فاصلے سے نصب کرنے والے سسٹم کی تیاری میں مصروف ہے۔ تاہم تا حال اس بارے میں مزید تفصیلات مہیا نہیں کی گئیں۔

پاکستان کا 25 فروری 1999 کا ریگولیٹری آرڈر نمبر (1)123 انسان کش بارودی سرنگوں کی برآمد کو قابل سزا عمل قرار دیتا ہے۔ تاہم آیا اس قانون کی خلاف ورزی پر کسی کو گرفتار کیا گیا یا کسی پر مقدمہ چلایا گیا اس کے بارے میں کوئی اعداد و شمار موجود نہیں ہیں۔ پاکستان کا کہنا ہے کہ 1992 کے اوائل سے اس نے بارودی سرنگیں برآمد نہیں کی ہیں۔ ماضی میں پاکستان بارودی سرنگوں کا ایک بڑا برآمد کنندہ رہا ہے۔ پاکستان کی تیار کردہ بارودی سرنگیں افغانستان، بنگلہ دیش، اریٹریا، ایتھوپیا، صومالیہ، سری لنکا اور دیگر مقامات سے ملی ہیں۔

پاکستان کے بارودی سرنگوں کے ذخیرے کے حجم کے بارے میں کوئی سرکاری اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں۔ لینڈ مائن اور کلسٹر میونیشن مانیٹر کے اندازے کے مطابق پاکستان کے ذخیرے میں تقریباً چھ ملین (ساٹھ لاکھ) انسان کش بارودی سرنگیں موجود ہیں جو کہ دنیا میں پانچواں بڑا ذخیرہ ہے۔ تاہم پاکستان نے اس دعوے کی نہ تو تردید کی ہے اور نہ ہی تصدیق۔ گزشتہ برسوں میں پاکستان نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ وہ ہر سال اپنی مدت پوری کرنے والی پرانی بارودی سرنگوں کی ایک بڑی تعداد کو ضائع کر دیتا ہے۔ تاہم تباہ کی جانے والی بارودی سرنگوں کی تعداد اور انکی اقسام کے بارے میں کوئی معلومات فراہم نہیں کی گئیں۔ 2007 میں پاکستان

All translations of Landmine Monitor research products and media materials are for informational purposes. In case of discrepancy between the English text and any translation, the English text shall prevail.
Full report available: http://www.the-monitor.org/index.php/cp/PK/2010

نے کہا کہ اس نے سی سی ڈبلیو (CCW) کے ترمیم شدہ پروٹوکول II کی تعمیل میں مقررہ مدت کے اندر قابلِ شناخت نوعیت والی بارودی سرنگوں کو بہتر بنانے کا کام مکمل کر لیا ہے۔

## غیر ریاستی مسلح گروہ

غیر ریاستی مسلح گرہوں نے بھی پاکستانی سیکورٹی افواج اور سول انتظامیہ کے خلاف فرقہ وارانہ، بین القبائلی اور خاندانی تنازعات میں انسان کش اور سواری کش بارودی سرنگوں اور Improvised Explosive Devices - IEDs کا وقفے وقفے سے استعمال کیا ہے۔نومبر 2009 میں پاکستان نے بیان دیا کہ "پاکستان میں قانون نافذ کرنے کے لیے جاری کارروائیوں کے دوران غیر ریاستی مسلح گروہوں نے کئی بار فوجی حکام اور عام شہریوں کے خلاف IEDs کا استعمال کیا ہے"۔ پاکستان نے مزید دعویٰ کیا کہ "ان آلات پر اکثر غیر ملکی مہر پائی گئی ہے جس سے دہشت گردوں اور سرحد پار غیر ملکی عناصر کے مابین روابط کی تصدیق ہوتی ہے"۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بلوچوں اور طالبان گروہ 2009 اور 2010 میں انسان کش بارودی سرنگوں، سواری تباہ کرنے والی بارودی سرنگوں اور IEDs کا استعمال کرتے رہے ہیں۔جون 2009 میں سوئی ڈسٹرکٹ Sui District سے تعلق رکھنے والے دو افراد اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی موٹر سائکل ایک بارودی سرنگ سے جا ٹکرائی۔فروری 2010 میں سیکورٹی فورسز کا ایک کارکن جاں بحق اور دو اس وقت زخمی ہو گئے جب ان میں سے ایک کا پاؤں بارودی سرنگ پر آ گیا۔ستمبر 2009 میں ڈیرہ بگٹی میں دو خواتین، دو بچے اور دیگر دو افراد اس وقت زخمی ہو گئے جب ان کی بیل گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی۔

مئی 2009 میں پاک آرمی کے ایک نمائندے نے بتایا کہ انہیں وادی سوات ، این ڈبلیو ایف پی میں انسان کش IEDs اور سواری تباہ کرنے والی بارودی سرنگیں ملی ہیں جسے آرمی نے پاکستانی طالبان اور بیرونی عناصر سے منسوب کیا۔اگست 2009 میں سوات میں کابل کا ایک باشندہ اس وقت ہلاک ہو گیا جب اس کا پاؤں ایک بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا۔ایک رپورٹ کے مطابق لینڈ مائن اور کلسٹر میونیشن مانیٹر نے ماضی میں

شمالی اور جنوبی وزیرستان میں عسکریت پسندوں کی جانب سے بارودی سرنگوں اور کلسٹر بموں کے استعمال کے غیر یقینی ثبوت فراہم کیے ہیں ۔ اگر چہ اب ان علاقوں میں پاک فوج کی طالبان کے خلاف شروع کی جانے والی کاروائیوں اور اس کے نتیجے میں بڑھنے والی مسلح کشمکش کے باعث لینڈ مائن اور کلسٹر میونیشن مانیٹر تازہ واقعات سے متعلق ٹھوس شواہد فراہم نہیں کیے ہیں تاہم عسکریت پسندوں کے قبضے سے انسان کش بارودی سرنگیں ملیں ہیں اور اس کے علاوہ بارودی سرنگوں کے باعث ہلاک یا زخمی ہونے کے واقعات بھی رونما ہوئے ۔ مثال کے طور پر نومبر 2009 میں جنوبی وزیرستان میں آرمی اور پولیس نے دیگر اسلحہ کے ساتھ ساتھ انسان کش بارودی سرنگوں کا ذخیرہ بھی برآمد کیا اور جنوری 2010 میں باجوڑ ایجنسی میں دو افراد بارودی سرنگ کی وجہ سے زخمی ہوئے ۔ این-ڈبلیو-ایف-پی NWFP میں دو لڑکے اس وقت مر گئے جب ان کا پاؤں بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا۔

## کلسٹر بموں پر پابندی کی پالیسی

اسلامی جمہوریہ پاکستان کلسٹر بموں پر پابندی کے معاہدے (Cluster Munition Convention-CCM) کا فریق نہیں ہے۔ فروری 2009 میں پاکستان نے کہا تھا کہ وہ کلسٹر بموں کے غیر ذمہ دارانہ استعمال سے پیدا ہونے والے خطرات کو کم کرنے کے لیے کی جانے والی بین الاقوامی کوششوں کی حمایت کرتا ہے، لیکن یہ کہ "پاکستان اپنی سلامتی کے تقاضوں اور جائز دفاعی ضروریات کے لیے ان کی فوجی افادیت کے پیش نظر ان کے استعمال، پیداوار اور منتقلی پر پابندی لاگو کرنے کے حق میں نہیں ہے"۔ نومبر 2009 میں پاکستان نے دوبارہ بیان دیا کہ کلسٹر بم فوجی افادیت کے لحاظ سے جائز ہتھیار ہیں تاہم پاکستان عام شہریوں کے خلاف ان کے استعمال کی مخالفت کرتا ہے۔

پاکستان نے 2007 اور 2008 میں اوسلو سفارتی مذکراتی کانفرنسوں کے ان تمام اجلاسوں میں شرکت نہیں کی جن کی وجہ سے یہ کنونشن وجود میں آیا اور نہ ہی اس نے کلسٹر بموں پر پابندی کے ان علاقائی اور بین الاقوامی سفارتی اجلاسوں میں شرکت کی جو 2009 یا 2010 کے اوائل میں منعقد ہوئے تھے۔

All translations of Landmine Monitor research products and media materials are for informational purposes. In case of discrepancy between the English text and any translation, the English text shall prevail.
Full report available: http://www.the-monitor.org/index.php/cp/PK/2010

پاکستان بارودی سرنگوں پر پابندی کے معاہدہ (Mine Ban Treaty) کا فریق نہیں ہے۔

## روایتی ہتھیاروں سے متعلق معاہدہ

پاکستان روایتی ہتھیاروں پر پابندی کے معاہدے (Convention on Conventional Weapons-CCW) کا فریق ہے اور 3 فروری 2009 کے اس معاہدے کے پروٹوکول V جو کہ جنگ کے بعد بچ جانے والے دھماکہ خیز مواد سے متعلق ہے، کا پابند ہے۔ پاکستان نے بیان دیا ہے کہ روایتی ہتھیاروں پر پابندی کا کنونشن (Convention on Conventional Weapons-CCW) وہ واحد طریقہ کار ہے جو کلسٹر بموں کے استعمال کنندہ گان و پیداوار کرنے والوں اور انٹرنیشنل ہیومینیٹیرین لاء (International Humanitarian Law-IHL) کی وکالت کرنے والوں کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر لاتا ہے"۔ پاکستان نے یہ بھی کہا ہے کہ "اقوام متحدہ کے نظام سے باہر اضافی ڈھانچوں کی تشکیل کی حوصلہ افزائی سے گریز کیا جائے اور ضروری ہے کہ کلسٹر بموں پر پابندی کا معاہدہ روایتی ہتھیاروں پر پابندی کے عمل (CCW Process) کو تقویت دے نہ کہ اس کی افادیت کو کم کرے"۔

حالیہ برسوں میں پاکستان نے روایتی ہتھیاروں پر پابندی کے کنونشن (CCW) میں کلسٹر بموں سے متعلقہ مذاکرات میں ایک فعال رکن کی حیثیت سے شرکت کی۔ اپریل 2009 میں پاکستان نے اس معاملے میں پیش رفت پر اطمینان کا اظہار کیا اور امید ظاہر کی کہ شریک ممالک اب ایسے مقام پر پہنچ چکے ہیں جہاں سے ایک منطقی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے۔ اپریل 2010 میں پاکستان نے مختلف ممالک پر زور دیا کہ وہ کلسٹر بموں کے غیر ذمہ دارانہ استعمال اور منتقلی روکنے پر توجہ مرکوز کریں۔

پاکستان نے کلسٹر ہتھیاروں کو تکنیکی طریقے سے محدود کرنے کی تجویز کی مخالفت کی اور کہا کہ اس طریقے سے پاکستان کا 100 فیصد ذخیرہ متاثر ہو جائے گا۔ پاکستان نے کہا کہ اہم شرائط عائد کرنے سے پہلے عبوری مدت کی فراہمی اہم ہے۔

# استعمال، پیداوار، منتقلی اور ذخیرہ اندوزی

پاکستان نے بیان دیا ہے کہ اس نے آج تک کسی بھی جنگ میں کلسٹر بموں کا استعمال نہیں کیا ہے۔

پاکستانی اسلحہ ساز فیکٹری (Pakistan Ordnance Factories-POF) 88M42/M46 کے دوہرے مقاصد کے روایتی گرینڈوں(DPTCM) پر مشتمل 155mm رینج کے حامل M483A1 آرٹلری پروجیکٹائلز (Artillery Projectiles) بناتی اور برآمد کرتی ہے۔

نومبر 2004 میں جنوبی کوریا کی ایک کمپنی Poongsan نے POF کے ساتھ مل کر واہ کینٹ میں 155mm وسیع تر رینج کے DPICM K-130 پروجیکٹائلز بنانے کا معاہدہ کیا۔ پاکستان آرمی کے لئے گولہ بارود کی پیداوار کے ساتھ ساتھ دونوں کمپنیوں نے کہا ہے کہ وہ ان پروجیکٹائلز کی برآمد کیلئے مل کر مارکیٹنگ بھی کریں گی۔ اس پیداوار کی پہلی ترسیل پاکستان آرمی کو اپریل 2008 میں دی گئی۔

جین انفارمیشن گروپ (Jane's Information Group) نے یہ رپورٹ دی ہے کہ پاکستان کے ہوائی ہتھیاروں کا مرکز پروگرامیبل سمیونیشنز ڈسپینسر (Programmable Submunitions Dispenser-PSD-1) بنا رہا ہے جو کہ امریکی راک آئی (Rockeye) کلسٹر بم اور 225 اینٹی آرمر سمیونیشنز سے مشابہت رکھتا ہے۔

جین گروپ نے بیان دیا ہے کہ پاکستان نیشنل ڈویلپمنٹ کمپلیکس (Pakistan National Development Complex) ہیجارہ ٹاپ-اٹیک سیبمونیشنز ڈسپنسر (Hijara Top-Attack Submunitions Dispenser TSD-1 ) کی پیداوار اور مارکٹینگ کر رہا ہے۔ جین رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستانی فضائیہ کے پاس BL-755 کلسٹر بم موجود ہیں ۔ امریکہ نے 1970 تا 1995 کے درمیانے عرصے میں پاکستان کو راک آئی (Rockeye) کلسٹر بم مہیا کیے۔

All translations of Landmine Monitor research products and media materials are for informational purposes. In case of discrepancy between the English text and any translation, the English text shall prevail.
Full report available: http://www.the-monitor.org/index.php/cp/PK/2010

# مائین ایکشن

## بارودی مواد سے آلودگی اور اس کے اثرات

پاکستان سوویت یونین کے افغانستان پر قبضے (1979-1989) اور ہندوستان سے تین جنگوں کی وجہ سے بارودی سرنگوں اور جنگ کے بعد بچ جانے والے دیگر آتشیں مواد سے متاثر ہے۔ تاہم افغانستان کے ساتھ مشترکہ سرحد رکھنے والے اضلاع حالیہ تنازعات کی وجہ سے UXOs اور IEDs کے بشمول مختلف قسم کے دھماکہ خیز مواد سے آلودہ ہیں۔

## بارودی سرنگیں

افغانستان پر سوویت قبضے کے دوران سوویت افواج نے ہیلی کاپٹروں سے بارودی سرنگیں افغانستان کے سرحدی علاقے میں بکھیر دیں، ان میں سے کچھ پاکستان کے علاقے میں آ گئیں۔ اس کے علاوہ مجاہدین قبائلی علاقوں میں اپنے اڈوں کی حفاظت کے لئے بارودی سرنگوں کا استعمال کرتے تھے۔ پاکستان کی ہندوستان سے جنگ اور قبائلی علاقوں میں فرقہ وارانہ تنازعات کی وجہ سے بارودی سرنگوں کی آلودگی میں اضافہ ہوا۔ اس میں IEDs کا بڑھتا ہوا استعمال بھی شامل ہے۔

حکومت پاکستان نے کئی بار یہ دعویٰ کیا ہے کہ اسے غیر تلف شدہ بارودی سرنگوں کا کوئی خطرہ نہیں ہے لہٰذا بارودی سرنگوں کی وجہ سے پاکستان میں کبھی بھی حادثات پیش نہیں آئے۔ تاہم پاکستان کے آرٹیکل 13 کی سالانہ رپورٹ جو ترمیم شدہ پروٹوکول-II کے تحت 2007 میں سی سی ڈبلیو (CCW) کنونشن کو پیش کی گئی تھی، میں کہا گیا ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے سرحدی علاقوں میں بارودی سرنگوں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے، تاہم یہ وہ باقیات ہیں جنہیں سابقہ سوویت افواج نے چھوڑا تھا"۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا کہ ترمیم شدہ پروٹوکول- II (Amended Protocol-II) کے معیار کے مطابق متاثرہ علاقوں کی نشان دہی کی گئی ہے اور ان پر نشانات لگائے گئے ہیں تاہم تسلیم کیا کہ ابھی کچھ متاثرہ حصوں میں کام باقی ہے"۔ تازہ ترین شواہد جن سے پاکستان کی بارودی سرنگوں اور ERWs سے متاثر ہونے کی تصدیق ہوتی ہے، میں بارودی

سرنگوں/ERWs کے وہ حادثات شامل ہیں جو 2009-2010 کے دوران ریکارڈ کیے گئے ۔
(تفصیلات کے لیےاس رپورٹ کا حادثات اور متاثرین کی امداد سے متعلق حصہ دیکھئے)۔

باقی ماندہ بارودی مواد کی آلودگی کے بارے میں کوئی ٹھوس اندازہ نہیں تاہم 2009 اور 2010 میں حکومت اور غیر ریاستی مسلح گروپوں کے بیچ بڑھتے ہوئے تنازعات بارودی سرنگوں کے ازسرنو استعمال کا باعث بنے ہیں۔ ہیومن رائٹس واچ نے وادی سوات کے قصبے مینگورہ کے ایک رہائشی کے بیان کے مطابق بتایا کہ طالبان نے مئی 2009 میں پاک فوج کی جانب سے طالبان کے خاتمے کے لئے شروع کی جانے والی کاروائی کے بعد بارودی سرنگیں بچھائیں۔ فاٹا (FATA) کے افغانستان سے ملحقہ سرحدی علاقوں میں 2010 کے قبائلی اور فرقہ ورانہ تنازعات کے دوران بارودی سرنگوں کے مسلسل استعمال کی اطلاعات ملی ہیں۔

2010 میں شمالی اور جنوبی وزیرستان میں کی گئی فیلڈ تحقیق کے دوران مقامی عمائدین، صحافیوں، حکام اور غیر سرکاری تنظیموں کے نمائندوں نے لینڈ مائن اور کلسٹر میونیشن مانیٹر کو بتایا کہ پاکستانی طالبان اور دیگر غیر ریاستی مسلح گروہ اب تک سابقہ مجاہدین کے اڈے استعمال کرتے ہیں اور ان اڈوں کے اردگرد کے علاقوں میں بارودی سرنگیں موجود ہیں جنہیں غیر ریاستی مسلح گروپوں اور سابق سویت افواج نے جنگ کے دوران نصب کیا تھا۔ ان علاقوں کے باشندوں نے کہا کہ بارودی سرنگوں سے لوگ اب بھی متاثر ہو رہے ہیں مگر ان سے نقصان کے بارے میں کوئی مخصوص معلومات فراہم نہیں کی جا سکیں۔ افغانستان سے ملحقہ سرحدی علاقے کرم ایجنسی میں کمیونٹی کی بنیاد پر کام کرنے والی تنظیمیں ہر ماہ 6 سے 7 بارودی سرنگوں اور UXO کے باعث ہونے والے نقصانات اور حادثات کی رپورٹ دیتے ہیں۔

پاکستان نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس نے 2002-01 میں ہندوستان کے ساتھ محاذ آرائی کے دوران پاک بھارت سرحد پر جو بارودی سرنگیں نصب کی تھیں، انہیں مکمل طور پر صاف کر دیا گیا تھا۔ پاکستان نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ لائن آف کنٹرول کے ساتھ بچھائی گئی بارودی سرنگوں کے گرد باقاعدہ باڑ لگائی گئی ہے اور ان پر واضح

All translations of Landmine Monitor research products and media materials are for informational purposes. In case of discrepancy between the English text and any translation, the English text shall prevail.
Full report available: http://www.the-monitor.org/index.php/cp/PK/2010

نشانات لگائے گئے ہیں تاکہ قرب وجوار میں رہنے والی سول آبادی کو محفوظ بنایا جاسکے۔تاہم اس کے باوجود پاکستان کے زیرانتظام کشمیر کے باشندوں نے شکایت کی ہے کہ لائن آف کنٹرول کے ساتھ ساتھ بہت سے ایسے علاقے ہیں جہاں بارودی سرنگیں موجود ہیں اوران کے اطراف میں کوئی باڑ نہ تو پاکستانی فوج نے لگائی ہے اور نہ ہی ہندوستانی فوج نے۔ضلع پونچھ میں واقع گڑھی شیر خان کے باشندوں نے لینڈ مائن اور کلسٹر میونیشن مانیٹر کو بتایا کہ سرحد کے دونوں جانب دیہات میں بارودی سرنگیں اور ERWs موجود ہیں اور بارشیں ہندوستان کے نسبتاً اونچے علاقے سے بارودی سرنگوں کو بہا کر پاکستانی علاقے میں لے آتی ہیں۔

## کلسٹر بم اور جنگ کے دیگر دھما کہ خیز باقیات

CCW کے مضمون 10 پروٹوکول V کے جنگ کے بعد بچ جانے والے دھما کہ خیز مواد پر شائع کی گئی پاکستان کی تازہ ترین ٹرانسپرنسی رپوٹ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان میں ERWs نہیں ہیں تاہم شمالی مغربی اضلاع میں کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیموں نے UXOs سے کیمونٹی کو درپیش خطرات سے آگاہ کیا ہے۔اس میں مارٹر گولے، آرٹلری گولے، دستی بم، IEDs اور راکٹ پروپلیڈ گرنیڈ (Rocket-Propelled Grandes) شامل ہیں، یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ اس میں کلسٹر بم شامل ہیں یا نہیں۔

## مائن ایکشن پروگرام

پاکستان میں بارودی سرنگوں کا کوئی باقاعدہ سویلین مائن ایکشن پروگرام موجود نہیں ہے۔2007 میں وزارت خارجہ نے بارودی سرنگوں کو ٹھکانے لگانے اور آگاہی دینے کے لئے ایک تربیتی مرکز قائم کرنے کا اعلان کیا جو کہ پاکستان اور بیرون ملک مائن ایکشن سنٹر کے طور پر کام کرے گا اور پاکستان کے متاثرہ علاقوں میں بارودی سرنگوں سے لاحق خطرات کے بارے میں لوگوں کو آگاہی فراہم کرے گا۔ تاہم اپریل 2009 میں وزارت خارجہ کے ایک اہلکار نے لینڈ مائن مانیٹر کو بتایا کہ اس سلسلے میں تاحال کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔تعلقات عامہ Inter Services Public Relation کے نمائندے نے لینڈ مائن اور کلسٹر میونیشن مانیٹر کو بتایا کہ پاکستان ملٹری انجنیئرنگ کے یونٹس بارودی سرنگوں سے متاثرہ جنگ زدہ علاقوں کی صفائی کے ذمہ دار ہیں۔فرنٹیئر کانسٹبلری نے بتایا ہے کہ وہ بھی بلوچستان، فاٹا اور متنازع شمال مغربی سرحدی علاقوں میں بارودی سرنگوں کی صفائی کا کام کرتے ہیں۔ پاکستان آرمی فرنٹیئر کور کو بارودی سرنگوں کو ڈھونڈنے اور صاف کرنے کی تربیت اور آلات فراہم کرتی ہے۔

All translations of Landmine Monitor research products and media materials are for informational purposes. In case of discrepancy between the English text and any translation, the English text shall prevail.
Full report available: http://www.the-monitor.org/index.php/cp/PK/2010

## 2009 میں بارودی سرنگوں کی صفائی

ایک رپوٹ کے مطابق 2009 میں پاکستانی فوج نے بلوچستان کے علاقے چملنگ (Chamalang) میں بارودی سرنگوں کی صفائی کا کام کیا اس میں سواری کش بارودی سرنگوں کے علاوہ مختلف اقسام کی بارودی سرنگیں تلف کیں۔

2009 میں پاک آرمی اور فرنٹیئر کانسٹبلری (F.C) نے بتایا کہ انہوں نے قبائلی علاقوں اور وادی سوات میں بارودی سرنگوں کی صفائی کا کام شروع کیا ہے۔مگر جون 2010 تک اس آپریشن پر کوئی مزید تفصیلات دستیاب نہیں تھیں۔

## خطرے کو کم کرنے والے دیگر اقدامات

پاکستان میں بارودی سرنگوں سے بچاؤ کی تعلیم کے لئے کوئی باقاعدہ حکمت عملی موجود نہیں ہے۔ 2007 کے آرٹیکل 13 کی رپورٹ کے مطابق پاکستانی فوج کے انجینیئر ز نے سرحدی علاقوں کے لوگوں کو بارودی سرنگوں سے پیش خطرات کے بارے میں تعلیم دی۔ تاہم لینڈ مائن اور کلسٹر میونیشن مانیٹر، فیلڈ تحقیق، امدادی کارکنوں اور صحافیوں نے سرحدی علاقوں میں مقامی حکام کی طرف سے شہریوں کی حفاظت کے لئے کوئی اقدامات نہیں دیکھے۔

جولائی 2009 میں یونیسیف (UNICEF) نے بارودی سرنگوں سے بچاؤ کی تعلیم ترتیب دینے اور مالاکنڈ اور دیگر شمال مغربی تنازعہ والے علاقوں میں اسے شروع کرنے کے لیے پاکستان کی ایک غیرسرکاری ادارے، تنظیم برائے پائیدار امن وترقی (Sustainable Peace And Development Organization) اور چند ایک دوسری غیرسرکاری تنظیموں کی معاونت کی۔

یونیسیف اور ہینڈی کیپ انٹرنیشنل (Handicap International) کے زیر اہتمام دی گئی مشترکہ ابتدائی تربیت کے بعد ان غیرسرکاری تنظیموں کو ایک کوآرڈینیشن مکینیزم (Coordination Mechanism) کے ذریعے ماہانہ

میٹنگوں میں تکنیکی مدد فراہم کی جاتی ہے۔منصوبے کے تحت بارودی سرنگوں سے متعلق خطرے کے بارے میں تدریسی مواد بھی تیار کیا جاتا ہے۔

اگست 2009 میں ہینڈیکیپ انٹرنیشنل (Handicap International) نے اندرون ملک بے گھر ہو جانے والے افراد کے لئے یورپین کمیشن کے فنڈ سے بارودی سرنگوں کے خطرے سے بچنے کے لئے چھ ماہ کا ہنگامی پروگرام شروع کیا لیکن بعد میں اس فنڈ میں توسیع کر دی گئی۔ایک منیجر اور آٹھ ایجنٹس پر مشتمل پروگرام میں مردی، صوابی، سوات اور بونیر کے چند اظلاع میں قائم کیمپوں اور عارضی اسکولوں میں رہائش پذیر 1.5 ملین اندرون ملک بے گھر ہو جانے والے افراد کو بارودی سرنگوں سے بچاؤ کی تعلیم دی گئی۔پروگرام میں بارودی سرنگوں سے بچاؤ سے متعلق مواد کی تقسیم کے علاوہ ریڈیو اور مقامی کیبل ٹیلیویژن نیٹ ورک کے ذریعے پیغامات نشر کرنا شامل تھے۔

# حادثات اور متاثرین کی امداد

## حادثات

## 2009 میں ہونے والے حادثات

| | |
|---|---|
| 2009 میں ہونے والے حادثات | 421(2008:341) |
| حادثات بلحاظ نتیجہ | 189 ہلاک ہوگئے، 232 زخمی ہوئے اور 2008 میں 145 ہلاک 196 زخمی ہوئے۔ |
| آلات کی اقسام کے لحاظ سے ہونے والے حادثات | 109 انسان کش بارودی سرنگیں، 102 سواری کش بارودی سرنگیں، 190 IEDs، 20 دوسرے قسم کے ERWs |

2009 میں لینڈ مائن اور کلسٹر میونیشن مانیٹر نے پاکستان میں انسان کش بارودی سرنگوں، سواری تباہ کرنے والی بارودی سرنگوں، IEDs اور جنگ کے بعد بچ جانے والے باقیات (ERWs) سے 421 حادثات کی نشان دہی کی تھی۔اس بار بھی ان حادثات میں متاثر ہونے والوں میں سب سے بڑی تعداد 327 یا 78 %

All translations of Landmine Monitor research products and media materials are for informational purposes. In case of discrepancy between the English text and any translation, the English text shall prevail.
Full report available: http://www.the-monitor.org/index.php/cp/PK/2010

فیصد بالغ مردوں کی تھی۔ اس تعداد کا تیسرا حصہ (103) سیکورٹی فورسز سے تعلق رکھنے والے افراد پر مشتمل ہے۔ 57 بچوں کے ہلاک یا زخمی (39 جاںبحق اور 18 زخمی) ہونے کی خبر ملی، ان میں 36 لڑکے اور 21 لڑکیاں شامل تھیں۔

سب سے زیادہ زخمی یا ہلاک ہونے والوں کا تعلق (310) شمال مغربی سرحدی صوبے (NWFP) اور وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں (FATA) سے ہے دوسری بڑی تعداد میں حادثات (107) بلوچستان میں ہوئے۔ مجموعی تعداد میں سے تقریباً 50 فیصد حادثات Victim-Activated IEDs کی وجہ سے ہوئے جن میں بشمول 15 بچوں کے 82 افراد ہلاک اور 108 افراد زخمی ہوئے۔

2008 تا 2009 کے دوران حادثات میں 23 فیصد اضافہ ہوا۔ اگر چہ ان حادثات کی مکمل تفصیلات موجود نہ ہونے کی وجہ سے ان حادثات کی مصدقہ وجوہات کا اندازہ لگانا مشکل ہے تاہم حادثات میں اضافے کو 2009 میں قبائلی علاقوں اور شمالی مغربی علاقوں میں بڑھتی ہوئی کشیدگی سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

اگرچہ IEDs بشمول Victim-Activated IEDs اور بارودی سرنگیں زیادہ تر فوجی قافلوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو نشانہ بنانے کے لیے استعمال کی گئی تھیں تاہم سڑکوں اور شہری آبادی والے علاقوں میں نصب ہونے کی وجہ سے بڑی تعداد (421 میں سے 321 یا پھر 76%) میں شہری ان کا شکار بنتے رہے۔

پاکستان میں ہلاک یا زخمی ہونے والوں کی مجموعی تعداد کے حوالے سے کوئی معلومات موجود نہیں ہیں اور نہ ہی اعداد و شمار اکھٹا کرنے کا کوئی سرکاری نظام موجود ہے۔ 2010 میں پہلی مرتبہ حکومت پاکستان نے رپوٹ دی کہ ملک میں ERWs سے کوئی بھی ہلاک یا زخمی نہیں ہوا، تاہم 1999 اور 2009 کے درمیان لینڈ مائن مانیٹر نے میڈیا مونیٹرنگ، مختلف علاقوں کے دوروں اور دوسرے ذرائع سے حاصل کی گئی معلومات کی بنا پر Victim Activated مواد بشمول ERWs سے متعلق کم از کم 2,390 (917 ہلاک، 1,378 زخمی اور 95 افراد نا معلوم) افراد کے زخمی یا ہلاک ہونے کی رپورٹ دی ہے۔

All translations of Landmine Monitor research products and media materials are for informational purposes. In case of discrepancy between the English text and any translation, the English text shall prevail.
Full report available: http://www.the-monitor.org/index.php/cp/PK/2010

# متاثرین کی امداد

پاکستان میں بارودی سرنگوں/ERWs سے زندہ بچ جانے والے متاثرین کی تعداد تقریباً 1,378 ہے جبکہ متاثرین کی بحالی اور امداد کے لئے کوئی مخصوص پروگرام موجود نہیں ہے۔ 2009 کے دوران متاثرین کی ضروریات کو جانچنے کے لیے کسی قسم کے اقدامات مشاہدے میں نہیں آئے۔

# متاثرین کی امداد کے لیے تنسیق

## (Victim Assistance Coordination)

پاکستان کے پاس بارودی سرنگوں اور ERWs کے متاثرین کے لئے کوئی مخصوص نظام تنسیق یا قومی منصوبہ بندی موجود نہیں ہے۔ سماجی بہبود اور خصوصی تعلیم کی وزارت، اور معذور افراد کی بحالی کی قومی کونسل معذور افراد کے مسائل کے حل کی ذمہ دار ہیں۔ اس میں خاص طور پر معذور افراد کے روزگار اور بحالی کے 1981 کے قانون کا نفاذ اور قومی پالیسی 2002 برائے معذور افراد کا نفاذ شامل ہے۔

بارودی سرنگوں/ERWs سے زندہ بچ جانے والے متاثرین کی حکومتی تنسیقی نظام، نفاذ اور معذور افراد کے لیے ہونے والی منصوبہ بندی کی مانٹیرنگ میں شمولیت یا غیر شمولیت کے حوالے سے کسی قسم کی معلومات موجود نہیں ہیں۔

All translations of Landmine Monitor research products and media materials are for informational purposes. In case of discrepancy between the English text and any translation, the English text shall prevail.
Full report available: http://www.the-monitor.org/index.php/cp/PK/2010

# خدمات کی رسائی اور استفادہ

## 2009 میں متاثرین کی بحالی کی سرگرمیاں

| ادارہ کا نام | ادارہ کی قسم | سرگرمی کی نوعیت | معیار میں تبدیلی/2009 میں بطور سروس کوریج |
|---|---|---|---|
| کرسچن ہسپتال اور بحالی کا مرکز (Christian Hospital Rehabilitation Center) | علاقائی ہسپتال | بلوچستان میں طبی اور جسمانی دیکھ بھال۔ ICRC نے جسمانی بحالی کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے تربیت فراہم کی۔ | کوئی تبدیلی نہیں |
| حیات شہید ٹیچنگ ہسپتال (Hayat Shaheed Teaching Hospital) | علاقائی ہسپتال | پشاور میں طبی دیکھ بھال اور جسمانی بحالی | کوئی تبدیلی نہیں |
| مظفر آباد جسمانی بحالی کا مرکز (Muzaffarabad Physical Rehabilitation Centre) | علاقائی ہسپتال | کشمیر میں جسمانی بحالی۔ ICRC نے معیار کو بہتر بنانے کے لئے تربیت فراہم کی۔ ICRC کے ساتھ مل کر چھوٹے قرضے اور کاروبار کے لیے تربیت فراہم کی۔ | کوئی تبدیلی نہیں |
| لیڈی ریڈنگ ہسپتال (Lady Reading Hospital) | علاقائی ہسپتال | پشاور میں جسمانی بحالی۔ | کوئی تبدیلی نہیں |

All translations of Landmine Monitor research products and media materials are for informational purposes. In case of discrepancy between the English text and any translation, the English text shall prevail.
Full report available: http://www.the-monitor.org/index.php/cp/PK/2010

| | | | |
|---|---|---|---|
| ہیلپنگ ہینڈ فار ریلیف اینڈ ڈویلپمنٹ (Helping Hand for Relief and Development) | قومی غیر سرکاری تنظیم | پاکستانی کشمیری حصہ میں جسمانی بحالی۔ | کوئی تبدیلی نہیں |
| انسٹیٹوٹ آف پراستھیٹک اینڈ آرتھوٹک سائنسز (Institute of Prosthetic and Orthotic Sciences) | قومی یونیورسٹی برائے جسمانی بحالی | پشاور میں جسمانی بحالی۔ ICRC نے جسمانی بحالی کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے تربیت فراہم کی۔ | کوئی تبدیلی نہیں |
| کمیونیٹی اپریزل اور موٹیویشن پروگرام (CAMP) | قومی غیر سرکاری تنظیم | معذور افراد کی بحالی کا مرکز، ہنگامی صحت کی دیکھ بھال اور وکالت۔ | فاٹا میں ہنگامی صحت و دیکھ بھال کا نیا منصوبہ شروع کیا۔ |
| تنظیم برائے پائیدار امن و ترقی (SPADO) | قومی غیر سرکاری تنظیم | متاثرین کی بحالی و معاونت کے لیے وکالت۔ | شمالی مغربی سرحد ڈیٹا بیس کا اہتمام کرنا۔ |
| ہینڈی کیپ انٹرنیشنل (Handicap Intenational HI) | بین الاقوامی غیر سرکاری ادارہ | ایمرجنسی میں اعانت، نقل وحرکت کے آلات، فاٹا اور این ڈبلیو ایف پی میں اندرونی طور پر بے گھر ہونے والے معذور افراد کے لیے کیمپوں میں سہولیات تک رسائی۔ | اندرونی طور پر بے گھر ہونے والے معذور افراد پر مرکوز ایمرجنسی میں اعانت کے نئے پروگرام کا اجراء کیا۔ |

All translations of Landmine Monitor research products and media materials are for informational purposes. In case of discrepancy between the English text and any translation, the English text shall prevail.
Full report available: http://www.the-monitor.org/index.php/cp/PK/2010

| | | | |
|---|---|---|---|
| آئی سی آر سی (ICRC) | بین الاقوامی غیر سرکاری ادارہ | امد برائے طبی دیکھ بھال، جسمانی بحالی اور چھوٹے قرضوں اور کاروبار کے لیے تربیت کی فراہمی۔ | پشاور میں ایک نئے فیلڈ ہسپتال کا قیام ؛بعض طبی سہولیات کی فراہمی میں اضافہ؛ بعض علاقوں میں نامساعد امن وامان کے باعث نارسائی کی وجہ سے سہولیات کی فراہمی میں کمی کی گئی۔ |

2009 میں ملک کے بارودی سرنگوں سے متاثرہ علاقوں میں لگاتار جاری مسلح کشیدگی کی وجہ سے بارودی سرنگوں کے حادثات میں زندہ بچ جانے والے متاثرین کے لیے غیر محفوظ سفری حالات کے باعث مطلوبہ خدمات تک رسائی مشکل رہی۔اس کی وجہ سے چند غیر سرکاری تنظیموں کو امدادی کاروائیاں بند کرنی پڑیں جب کہ دیگر کئی غیر سرکاری تنظیموں، بشمول ICRC اور HI نے بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر اپنی خدمات کا دائرہ کار وسیع کر دیا۔

ICRC نامساعد سیکورٹی حالات کے باعث بلوچستان، این ڈبلیو ایف پی، اور فاٹا کے کچھ حصوں میں ہیلتھ سنٹروں میں سہولیات کی فراہمی اور عملے کے لیے طے شدہ تربیت فراہم نہ کر سکا۔اگرچہ حکومت نے بارودی سرنگوں سے بچ جانے والے متاثرین کے لیے طبی امداد، روزگار اور جانبحق ہونے والے متاثرین کے خاندان کے افراد کے لیے مالی تلافی کے انتظامات موجود ہونے کے حوالے سے رپورٹ دی، تاہم مارچ 2010 میں کی جانے والی فیلڈ تحقیق سے اس بات کی تصدیق ہوئی ہے کہ بلوچستان، فاٹا اور پاکستان کے زیرانتظام کشمیر

All translations of Landmine Monitor research products and media materials are for informational purposes. In case of discrepancy between the English text and any translation, the English text shall prevail.
Full report available: http://www.the-monitor.org/index.php/cp/PK/2010

کے بارودی سرنگوں سے متاثرہ علاقوں میں ہنگامی طبی سہولیات کا فقدان بدستور موجود ہے۔ این ڈبلیو ایف پی کی صوبائی حکومت نے بتایا ہے کہ اس نے متاثرین کی صحت اور جسمانی بحالی کی خدمات کے لیے مالی معاونت کی ہے۔ ملٹری ہسپتالوں نے سولین ہسپتالوں کی نسبت بارودی سرنگوں اور ERWs سے متاثرہ افراد کو بہتر سہولتیں مہیا کیں مگر پاکستانی کشمیر کے حصہ میں سولین ان سروسز تک رسائی حاصل نہیں کر سکے۔

جون 2009 میں شروع ہونے والے ہینڈیکیپ انٹرنیشنل کے ہنگامی امداد کے پروگرام کے تحت اندرونی طور پر بے گھر افراد میں شامل معذور افراد کو کیمپوں میں نفسیاتی و سماجی مدد فراہم کی گئی۔ دوسری طرف ICRC نے مظفرآباد کے جسمانی بحالی کے مرکز کے ذریعے چھوٹے قرضوں اور کاروباری تربیت کی فراہمی جاری رکھی۔ ان میں سے زیادہ تر سرگرمیاں ہنگامی امداد اور طبی دیکھ بھال پر مرکوز رہیں۔ اگرچہ قانون میں معذور افراد کے لیے یکساں حقوق کی فراہمی دی گئی ہے تاہم عملی طور پر اس کے نفاذ میں خامیاں ہیں۔

اگست 2009 میں حکومت نے معذور افراد کیلیئے شناختی کارڈ کا اجراء شروع کیا تا کہ وہ سہولیات تک رسائی حاصل کریں اور سفر کیلیئے متعارف کرائے گئے کم شرح کے ذرائع آمدورفت سے فائدہ اٹھا سکیں۔ 25 ستمبر 2008 میں پاکستان نے اقوام متحدہ کے معذور افراد کے کنونشن پر دستخط کیے تاہم اس نے 20 جولائی 2010 تک اس معاہدہ کی توثیق نہیں کی تھی۔

## بارودی سرنگوں سے آگاھی کی مھم میں تعاون

2009 میں تین ڈونرز نے بارودی سرنگوں سے آگاہی کی مہم کے لیے US $ 1,848,483 کی امداد کی۔ یورپین کمیشن نے سوئس فاؤنڈیشن کو مائن ایکشن کیلیئے Euro 1,266,275 ($ 1,764554) فراہم کیے۔ یونیسف نے تنظیم برائے پائیدار امن و ترقی (SPADO) کو 3,636,900 ($44,734) روپوں کی امداد کی۔ سویڈن نے سویڈش سول ایجنسی برائے ناگہانی آفات (Swiss Contingency Agency-SCA) کو SEK 300,000 ($39,195) مہیا کیے۔

All translations of Landmine Monitor research products and media materials are for informational purposes. In case of discrepancy between the English text and any translation, the English text shall prevail.
Full report available: http://www.the-monitor.org/index.php/cp/PK/2010

LANDMINE & CLUSTER MUNITION MONITOR

**Pakistan Country Profile**

# بین الاقوامی شراکت: 2009

| سیکٹر | رقم (ڈالروں میں) | رقم (قومی کرنسی) | ڈونر |
|---|---|---|---|
| بارودی سرنگوں سے بچاؤ کی تعلیم کے لیے | 1,764,554 | Euro 1,266,275 | یورپی کمشن EC |
| بارودی سرنگوں سے بچاؤ کی تعلیم کے لیے | 44,734 | PKR 3,636,900 | یونیسیف UNICEF |
| بارودی سرنگوں سے بچاؤ کی تعلیم کے لیے | 39,195 | SEK 300,000 | سویڈن |
| بارودی سرنگوں سے بچاؤ کی تعلیم کے لیے | 1,848,483 | | ٹوٹل |

All translations of Landmine Monitor research products and media materials are for informational purposes. In case of discrepancy between the English text and any translation, the English text shall prevail.
Full report available: http://www.the-monitor.org/index.php/cp/PK/2010